سوال

(127) تفسیر القرآن کے بارے میں تشریحات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کی تفسیر احادیث میں تمام آیات کی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کونسی مفسر نے تفسیر القرآن بالحدیث لکھی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جن بعض آیات کی تفسیر ترمذی کے ابواب تفسیر القرآن اور بخاری کی تفسیر القرآن میں نہ ملے تو ان کی تفسیر کس طرح کی جاوے۔ اگر تفسیر بالرائے کی جاوے۔ تو وہ ابوداؤد کی حدیث کی رو سے کفر ہے۔ اور نہیں تو پھر کیا کیا جاوے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تفسیر القرآن احادیث میں بہت کم ہے۔ صحیح تفسیر کا اصول حسب قاعدہ تفسیر یہ ہے کہ باقاعدہ عربیہ تشریح کی جاوے۔ عربیت کے خلاف تفسیر کرنے کا نام تفسیر بالراء ہے۔ موافق قواعد عربیہ تفسیر بالراء نہیں۔

شرفیہ

جواب سوال تمام قرآن مجید کی تفسیر احادیث میں ہے۔ یا نہ اس کا جوب مولانا نے مختصر دیا ہے۔ مناسب ہے کہ کچھ تفصیل بھی ہوجائے۔ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ٤٤ (پ14ع13)

پس اصل مفسر رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جو آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو تفسیر قولا۔ فعلا۔ تقریباً کر کے بتادی۔ پھر جو ان صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے آپ سے سنی۔ یا بسبب اپنی لغت یا اس وقت کے محاورہ سے جب قرآن نازل ہورہا تھا۔ اس کے معنی سمجھے۔ اور بیان کیجئے۔ خصوصا قرآن مجید سیاق وسباق اور دوسری آیت سے اس لئے کہ بعض آیات میں اختصار یا اجمال ہے۔ اور دوسری جگہ تفصیل وتفسیر ہے اور جو بعض آثار میں اختلاف تفسیر تو بعض مقام میں ایسا ہوتا ہے۔ کہ چونکہ قرآن مجید جامع الکلم ہے۔ ایک ایک جملے کے دو یا تین بلکہ زائد معنی ہوسکتے ہیں۔ کہ جن میں اختلاف وتناقض نہیں ہوتا۔ اگر کہیں معلوم ہوتا ہو تو یہ ناظر کے فہم کی غلطی ہے۔ مستنبط کی بھی ممکن ہے۔ اور ترجیح کثرت خصوصا جمہور صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کو ہوگئی۔ اور تمام قرآن کی تفسیر احادیث مرفوعہ سے تو ملتی نہیں یعنی مصرح نہیں ہاں بقیہ وجوہ دلالت سے اکثر ملتی ہے۔ ایسے ہی قرآن کی تفسیر سے بھی علاوہ تصریح کے بقیہ وجوہ دلالت سے بھی ملتی ہے۔ اور چونکہ عربی زبان میں ہے۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ١٩٣ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ١٩٤ بِلِسَانٍ

عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ١٩٥ ۔(پ19ع15)

لہذا تھا علاوہ محاورہ عرب ولغت عرب خصوصا لغت زبان نزول وحی و استدلال بہ سیاق وسباق وتدبر کتاب اللہ ایسے ہی استدلال با حدیث مرفوعہ صحیحہ بوجوہ دلالات جیسے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے تفسیر کی ہے۔ باوجود یہ کہ انہں کو سنایا تھا۔

قال رسول اللہ صلی الہ علیہ وسلم من قال فی القران برایہ فلیتبوامقعدہ من النار وفی روایۃ من قال فی القران بغیر علم فلیتبوامقعدہ من النار (رواہ الترمذي مشکواۃ ص25ج1)

وصحہ فی الجامع الصغیر السیوطی وایضا قال قال رسول اللہ صلی الہ علیہ وسلم من قال فی القران برایۃ فاصاب فقد انحطا (رواہ الترمذي والبوداؤد مشکواۃ ص35ج1 ورمزفی الجامع الصغیر للسنن الثلاثۃ وحسنہ)

پس ثابت ہوا کہ باصول ووجوہ مذکورہ بالا تفسیر بالرائے نہیں جائز ہے۔ بشرط یہ کہ کتاب وسنت کو اساتذہ کاملین وماہرین کتاب وسنت سے باقاعدہ پڑھ کر کامل مہارت حاصل کی ہو۔ پھر کیسے باشد اور صحت کا معیار عدم زکر متقدمین کا نہیں ورنہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کی تفسیر کا اعتبار بھی نہ ہوگا۔ وازلیس فلیس۔ ہاں جب اورادلۃ صحیحہ کتاب وسنت یا جمہور صحابہ کے صریح خلاف ہو تو پھر غلط ثابت ہوگی۔ اور اسرائیلی روایات کی نقل صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے حجت نہ ہوگی۔ لقولہ علیہ السلام لا تصدقوا اہل الکتا بولاتکذبو ہموقولوا امنا باللہ وما انزل علینا (الایۃ رواہ البخاري۔ مشکواۃ ص28ج1) (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص344

محدث فتویٰ